عورت کا سر کے بال کٹوانے کا کیا حکم ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 30

تاریخ اجراء: 08شوال المکرم1433ھ/27اگست2012ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورتوں کو سر کے بال کٹوانا، جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز ہے تو کہاں تک بال کٹوا سکتیں ہیں؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بلاعذر شرعی عورتوں کے لئے اتنے بال کاٹنا کہ مردوں سے مشابہت ہو حرام ہے اسی طرح فیشن کے طور پر اتنے بال کاٹنا جس سے فاسقات عورتوں سے مشابہت ہو منع ہے، اس کے علاوہ معمولی سے بال کاٹنے میں حرج نہیں۔

بخاری شریف میں ہے: "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشابھات من النساء بالرجال" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت رکھنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت رکھنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح بخاری، ج2، ص398، مطبوعہ لاھور)

مذکورہ حدیث شریف کے تحت علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "قال الطبرانی المعنی لا یجوز للرجال التشبہ بالنساء فی اللباس والزینۃ التی تختص بالنساء ولا العکس" یعنی امام طبرانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ مردوں کے لئے عورتوں کے ساتھ لباس اور زینت جو عورتوں کے ساتھ خاص ہوں، اس میں تشبیہ جائز نہیں اور اسی طرح اس کے برعکس عورتوں کے لئے مردوں سے ان کے لباس اور زینت جو ان کے ساتھ خاص ہے اس میں تشبیہ ناجائز ہے۔" (فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج10، ص408، مطبوعہ کراچی)

درمختار میں ہے: "قطعت شعر راسھا اثمت ولعنت والمعنی المؤثر التشبہ" ترجمہ: کسی عورت نے اپنے سر کے بال کاٹے تو وہ گنہگار اور ملعونہ ہے اور اس میں معنیٰ مؤثر تشبہ ہے۔ (درمختار وردالمحتار، ج9، ص671، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں درمختار کی مذکورہ عبارت کے تحت ہے: ”ای :العلة المؤثرة فی اثمھا التشبہ بالرجال فانہ لا یجوز کالتشبہ بالنساء حتی قال فی المجتبی :یکرہ غزل الرجل علی ھیأة غزل النساء“ ترجمہ: عورت کے گنہگار ہونے میں علتِ مؤثرہ مردوں سے مشابہت ہے اور مردوں سے مشابہت عورت کو جائز نہیں ہے جیسا کہ مردوں کو عورتوں سے مشابہت جائز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ مجتبی میں فرمایا: مرد کا عورتوں کی ہیئت پر سوت کاتنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، ج9، ص671، مطبوعہ کوئٹہ)

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے: ”عن ابن عمر قال :قال رسول اللہ :صلی اللہ علیہ وسلم (من تشبہ بقوم) :أی من شبہ نفسہ بالکفار مثلا فی اللباس وغیرہ، أو بالفساق أو الفجار أو باھل التصوف والصلحاء الأبرار۔ (فھو منھم) أی :فی الإثم والخیر“ ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی یعنی جس نے اپنی ذات کو کفار سے تشبیہ دی مثلا لباس وغیرہ میں یا فساق یا فجار یا اہل تصوف و صلحاء اور نیک لوگوں کے ساتھ تو وہ انہیں میں سے ہے، یعنی :گناہ اور بھلائی میں۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ، ج8، ص222، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اس زمانے میں نصرانی (عیسائی) عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیئے ناجائز و گناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے اگر ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافرمانی میں کسی کا کہنا نہیں مانا جائیگا۔ سنا ہے کہ بعض مسلمان گھروں میں بھی عورتوں کے بال کٹوانے کی بلا آگئی ہے ایسی پر قینچ عورتیں دیکھنے میں لونڈا معلوم ہوتی ہیں اور حدیث میں فرمایا کہ جو عورت مردانہ ہیأت میں ہو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔“ (بہار شریعت، حصہ16، ص588، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم